خودکشی

تصنیفِ لطیف

حضور فیضِ ملت، مُفسّرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء)

تخریج و تصحیح

ابو ثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری المدنی

مُتخصص فی الفقہِ الاسلامی دارالافتاء النور

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

خودکشی

تصنیف لطیف

حضور فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(متوفی: ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء)

تخریج و تصحیح

ابو ثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری المدنی

متخصص فی الفقہ الاسلامی دارالافتاء النور

ناشر

جمعیت اشاعت اہل سنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، کراچی

نام رسالہ : خُودکُشی

مصنف : مفسرِاعظم پاکستان مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تخریج وتصحیح : ابوثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری المدنی

تعداد : ۴۵۰۰

تاریخ اشاعت: محرم الحرام ۱۴۴۱ھ / ستمبر ۲۰۲۰ء

ناشر : جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون:021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

فہرستِ مضامین

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یہ دنیاہے اس میں سردی گرمی بھی ہے، خزاں بہار بھی اور دکھ وسُکھ انسان کے ساتھ ہیں اور کبھی وہ یُسر میں ہوتاہے تو کبھی عُسر میں، کبھی حالتِ صحت میں ہوتاہے اور کبھی بیماری میں۔

ایک مسلمان ان تمام حالات کو من جانب اللہ گردانتاہے اور انہیں تقدیر کے حوالے کرتاہے اوراللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتاہے کہ حدیث شریف میں ہے: "أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي" اور صابر رہتاہے کہ فرمان ہے "اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ" اور شاکر رہتا ہے کہ فرمان ہے "لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ "۔اس طرح وہ ہر حال میں مطمئن رہتاہے اور وہ جانتاہے کہ یہ حالات ہمیشہ نہیں رہیں گے کہ قرآن میں ہے:"اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا"

یہی مسلمان اگر دین سے دُور ہو، اس کے اعتقادات ونظریات میں کمزوری آجائے، اس کے ذاتِ خدا پر بھروسے میں پختگی نہ رہے، تقدیر پر ایمان ایسا پختہ نہ رہے کہ جیسا ہوناچاہیے تو بہت سے ایسے واقعات رونماہونے لگتے ہیں کہ جن کارونماہوناایک مسلمان کی شان کے لائق نہیں۔

پھر حوادثِ زمانہ کے اثرات کا ظہور ہر شخص پر یکساں نہیں ہوتا۔بعض تو ایسے ہوتے کہ بڑے سے بڑاحادثہ ان پر اثرانداز نہیں ہوتااور بعض وہ ہوتے ہیں کہ جن پر حوادث کااثر معمولی ہوتاہے اور کچھ تو حوادث اثرات کو بہت زیادہ لیتے ہیں اور اس سے بہت متاثر ہوتے

ہیں اور پھر ان کا اثرات کا ظہور مختلف صورتوں میں ہوتا ہے۔کچھ لوگ حوادثات کی صورت میں اپنے آپ کو سنبھال لیتے ہیں اور کچھ برداشت کی تاب نہ لاکر کوئی بیمار، تو کوئی زندگی ہی ہار جاتا ہے مگر اُس میں ان کا اپنا کوئی فعل شامل نہیں ہوتا۔

اور وہ لوگ جو اسلامی تعلیمات سے دُور اور "لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ" کے فرمان کو فراموش کرچکے ہوتے ہیں وہ ایسے حالات میں اپنی زندگی کے درپے ہوجاتے ہیں اور زندگی کے خاتمے کے لئے مختلف طریقے اپناتے ہیں جیسا کہ قارئین پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے اور اسے "خُودکُشی" کا نام دیا جاتا ہے۔

اس فعل کا قبیح ہونا ہر ذی شعور انسان پر عیاں ہے۔اسلام نے بھی اپنی تعلیمات میں اس کی قباحت کو عیاں کیا ہے اور اس سے روکنے کی علماءِ دین نے اپنی تقریر و تحریر کے ذریعے ہمیشہ کوشش کی ہے۔ان میں ایک حضور فیض ملت، مُفسّرِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ فیض احمد اُویسی علیہ الرحمۃ ہیں۔ آپ نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا اور اس موضوع پر جو کچھ جمع فرمایا اور جو کچھ لکھا وہ ایک بھٹکے ہوئے کو راہِ راست پر اور زندگی سے مایوس شخص کو زندگی کی طرف لانے کے لئے کافی ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت کی قبر پر کروڑہا رحمتیں نازل فرمائے۔

یہ رسالہ ہنوز مخطوط تھا حضرت فیض ملت کے ایک مرید نے اسے کمپوز کیا تو دیکھنے کے بعد میں نے ہمارے ادارے میں مُتخصّص فِی الفِقہِ الاسلامی ابو ثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری مدنی کو دے کر اس میں وردنصوص کی تخریج کے کہا اور اُنہوں نے اپنے کثیر مشاغل میں سے وقت نکال کر یہ کام مکمل کیا۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

ادارہ جمعیت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان) اپنی اشاعت کے 314 پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے میں ادارہ کی سعی کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور اس کاوش کو عوام وخواص کے لئے مفید بنائے۔ آمین

فقط

محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم الحدیث الإفتاء بجامعة النور

جمعیة اشاعة اهل السنة (باکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم
دورِ حاضرہ میں بہت سے بے وقوف پاگل قسم کے لوگ
زندگی کے معاملات سے تنگ آکر خود اگر خودکشی کر لیتے ہیں وہ سمجھتے
ہیں کہ ایسا کرنے سے وہ زندگی کی تلخیوں سے نجات پا گئے ہیں حالانکہ وہ خودکشی کے
بلا تاخیر دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کی تفصیل آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ
ایسے پاگلوں کو اس فعل سے بچنے کے لئے فقیر نے رسالہ

خودکُشی

لکھا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی بندۂ خدا کو فقیر کی یہ محنت کام آ جائے تو
اس کا بھلا ہوگا اور فقیر کے لئے توشۂ راہِ آخرت
یہ رسالہ فقیر عزیزم حاجی محمد اسلم اویسی قادری کے سپرد کیا کہ
وہ اس کی اشاعت کر کے آخرت کا سرمایہ بنائیں
اور عوام اہل اسلام کو راہِ ہدایت نصیب ہو
وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم
وصلی اللہ علی حبیبہ الکریم الرؤف الرحیم
وعلی آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین وعلماء امتہ الراسخین
مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
بہاولپور پاکستان
۱۶ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ
بروز جمعہ

”خودکشی“ رسالہ کا عکس

٢٦

اختتامیہ

فقیر نے اختصاراً چند روایات اور ہدایات عرض کر دی ہیں سمجھدار کے لیے بہت بڑا سامان ہے۔ بے سمجھ نہ سمجھے تو وہ ہمارے بس سے باہر ہے، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہدایت نصیب کرے آمین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری
ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
بہاولپور۔ پاکستان

بروز منگل
۱۱ بجے صبح

"خُودکُشی" رسالہ کا عکس

دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

دورِ حاضرہ میں بہت سے بے وقوف پاگل قسم کے لوگ زندگی کے معاملات سے تنگ آکر خُود کُشی کر لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کرنے سے وہ زندگی کی تلخیوں سے نجات پا گئے حالاں کہ وہ خُود کُشی کے بعد بلا تاخیر دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کی تفصیل آئے گی۔ (اِن شاءاللہ تعالیٰ) ایسے پاگلوں کو اس فعل سے بچانے کے لئے فقیر نے رسالہ **"خُود کُشی"** لکھا ہے۔

ممکن ہے کہ کسی بندۂ خدا کو فقیر کی یہ محنت کام آجائے۔ اِس سے اُس کا بھلا ہو گا اور فقیر کے لئے توشۂ آخرت۔ یہ رسالہ فقیر نے عزیزم **حاجی محمد اسلم قادری اویسی**[1] کے سپرد کیا تاکہ وہ اس کی اشاعت کر کے آخرت کا سرمایہ بنائیں اور عوامِ اہلِ اسلام کو راہِ ہدایت نصیب ہو۔

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ

وصلی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم الرؤف الرحیم و علیٰ آلہ الطّیّبین

و أصحابہ الطّاھرین وأولیاء أمتہ الکاملین وعلماء ملّتہ الراسخین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو صالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غُفِرلہٗ، بہاولپور۔ پاکستان

۱۶ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ بروز جمعۃ المبارک

1۔: یہ رسالہ حضور فیض ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید نے حضرت کی لائبریری سے حاصل کیا اور راقم کے سپرد کیا تاکہ اس کی تصحیح و تخریج کا کام کر کے حضرت کی خواہش کی تکمیل کی جاسکے۔ لہٰذا اب یہ رسالہ پہلی مرتبہ جمعیت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے سلسلہ اشاعت نمبر ۳۱۵ پر شائع کیا جارہا ہے۔

مقدمہ

مسلمان کے لئے یہ دنیا قید خانہ ہے اور ظاہر ہے کہ قید خانہ میں پریشانیوں کے سوا اور کیا ہے۔ اس قید خانہ سے نکل کر آخرت کی زندگی میں ہمیشہ رہنا ہے؛ لہٰذا چند روزہ پریشانیوں کی پرواہ کئے بغیر آخرت کی بھلائی کا سوچنا چاہیے یہاں سے مسلمان خیر وبھلائی سے گزرا تو آخرت میں خیر ہی خیر ہے۔ اگر خدا نخواستہ دنیا سے کسی غلطی کا ارتکاب کرکے مرا تو ہمیشہ کے لئے دوزخ کے طرح طرح کے عذاب میں مبتلا رہے گا۔

خُودکُشی کرنے والا سوچ لے کہ پریشانیوں کے گھیرے سے تنگ آکر جو کام کررہا ہے وہ اس دنیوی پریشانیوں سے بڑھ کر کئی گنازائد نہ صرف پریشانیوں میں پھنسے گا، بلکہ سخت قسم کے جہنم کے عذابوں میں مبتلا رہے گا۔ دنیوی پریشانیوں سے تو چھٹکارا ہو بھی سکتا ہے لیکن آخرت بلکہ قبر میں جاتے ہی جن عذابوں میں گرفتار ہو گا ان سے نجات مشکل تر ہے ۔ اسی لئے دنیوی پریشانیوں پر صبر کرلے اور حضور سرورعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایاہے:

«اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ» (1)

یعنی، صبر کشادگی اور نجات کی کنجی ہے۔

فقیر اُویسی غفرلہ کا تجربہ ہے کہ بڑی سے بڑی اور سخت مشکل پر صبر

1۔: المقاصدالحسنةفی بیان کثیرمن الاحادیث المشتهرةعلی الألسنة،رقم: ا، ٦١٢/٨١٢

کرنے سے ایسے اسباب بن جاتے ہیں جن کا انسان کو وہم تک نہیں ہوتا جن سے بعد کو صبر کی برکت سے شاد وآباد ہوجاتا ہے۔

خُودکُشی کے اسباب میں سب سے بڑا سبب دنیوی معاملات میں ایسی پیچیدگی درپیش آجائے کہ اس سے نجات کا راستہ دور تک نظر نہ آئے مثلاً رزق روزی کی کمی، بیروزگاری، آل واولاد اور دیگر اقارب ورشتہ داروں کی طرف سے تنگی تلخی،نوجوانوں کو ماں باپ اور دیگر عزیزواقارب کے ظلم وستم کا غم، نفسیاتی خواہشات سے مغلوب ہوکر بھی کبھی خُودکُشی کا ارتکاب ہوجاتا ہے مثلاً اپنی مطلوبہ سے شادی وبیاہ نہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔

خُودکُشی کے وقت انسان یہ سمجھتا ہے کہ موجودہ قلق و پریشانی سے جان چھوٹ جائے گی یا میرے ماں باپ کو اس کے لئے احساس ہوگا یا احباب افسوس کریں گے کہ کاش ہم اس کی خواہش پوری کردیتے تو وہ ہم سے جدا نہ ہوتا لیکن اُسے یہ معلوم نہیں کہ کیا خُودکُشی کے بعد وہ پھولوں کی سیج پر جاکر بیٹھے گا یا اس کے مرنے کے بعد اس کی آرزو پوری ہوجائے گی یا خُودکُشی کے بعد اس کے ماں باپ، بھائی بہن،یاردوست اور دیگر عزیز و اقارب اس کی ناز برداری کرکے اسے خوش کرنے کی کوشش کریں گے ہرگز نہیں بلکہ خُودکُشی کے بعد اسے فوراً جہنم میں پھینک دیا جائے گااور سخت سے سخت ترین عذاب میں مبتلا کردیا جائے گا،پھر لمحہ بھر بھی اسے عذاب سے مہلت نہ دی جائے گی اور ہمیشہ کے عذاب میں تڑپتا رہے گااور جس پریشانی واضطراب کی وجہ سے

خُودکُشی کی اس سے نہ صرف پریشانی اور اضطراب بڑھا بلکہ دائمی عذاب میں مبتلا ہوا۔

کوئی بھی پریشانی اور مشکل درپیش ہو تو صبر سے بڑھ کر اس کا کوئی علاج نہیں۔صبر کرنے کے دوران یہ سوچتا رہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے لئے کریم ہے،رحیم ہے،ماں باپ سے بہت زیادہ مہربان ہے اوراس کی رحمت کا تصور ہر وقت سامنے رکھے۔حدیث شریف میں ہے:

«اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ» [1]

یعنی، صبر کشادگی کی کنجی ہے۔

صبر سے إن شاءاللہ تعالیٰ مشکل حل ہوجائے گی؛اسی لئے کسی بزرگ نے فرمایا ہے:

مشکلے نیست کہ رساں نشود

مرد و باید کہ ہراسان نشود

کوئی ایسی مشکل نہیں کہ رساں(آسان)نہ ہو،انسان کو چاہیے کہ ہراساں(پریشان)نہ ہو۔

فقیر کا تجربہ ہے کہ صبر کی برکت سے زیادہ وقت نہ گزرے گا کہ بحران ختم ہوجائے گا اور بقایا زندگی آرام و سکون سے بسر ہوگی۔ اگر کوئی صبر

1۔:المقاصدالحسنۃفی بیان کثیرمن الاحادیث المشتھرۃعلی الألسنۃ،رقم: ۱،۶۱۲/۸۱۴،

نہیں کرتا،واویلا کرتا ہے اور شور مچاتا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں؛ اس لئے کہ جو اس کے لئے لکھا گیا ہے اسے ملے گا۔اگر اس سے بڑھ کر خُودکُشی کرتا ہے تو وہ خود ہی جہنم میں چھلانگ لگارہا ہے ،اس بُرے کام کی سزا سخت ہے ۔ فقیر مختصر عرض کرتا ہے۔

فقط:

والسلام

خُودکُشی کا حکم از قرآنِ مجید

خود کو قتل کرنا یا جان لیوا دوائی پی کرمرنا ایسا ہے جیسے مسلمان کو قتل کرنا اور مسلمان کو عمداً قتل کرنا سخت گناہ اوراشد کبیرہ ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔[1]

پھر یہ قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یاقاتل اس قتل کو حلال جانتا ہوتویہ کفر بھی ہے۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا ﴿۹۳﴾﴾[2]

ترجمہ:اورجو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تواس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اوراللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار کررکھا بڑا عذاب۔(کنزالایمان)

’’خلود‘‘کا معنی اوراس کا استعمال

”خلود“مدتِ دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دنیوی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اس کے قتل کو مباح نہ جانے

1۔:سنن النسائي، كِتَاب تَحرِيمِ الدَّمِ،باب تَعْظِيمُ الدَّمِ،رقم:۷،۳۹۸۷/۸۲

2۔(پارہ۵،سورۃالنساء،آیت۹۳)

جب بھی اس کی جزا مدتِ دراز کے لئے جہنم ہے۔"خلود"کا لفظ مدتِ طویلہ کے معنی میں ہوتا ہے تو قرآنِ کریم میں اس کے ساتھ لفظ "اَبَدًا"مذکور نہیں ہوتا اور کفّار کے حق میں"خلود" بمعنی دوام آیا ہے تواس کے ساتھ"ابد" بھی ذکر فرمایاگیاہے۔

شانِ نُزول

یہ آیت مُقَیّس بن خبابہ کے حق میں نازل ہوئی اس کے بھائی قبیلہ بنی نجار میں مقتول پائے گئے تھے اور قاتل معلوم نہ تھا بنی نجار نے بحکم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دیت ادا کردی اس کے بعد مقیس نے باغوائے شیطان ایک مسلمان کو بے خبری میں قتل کردیا اور دیت کے اونٹ لے کر مکہ کو چلتا ہوگیا اور مرتد ہوگیا یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مرتد ہوا۔(خزائن العرفان) [1]

اور مرتد کی سزا دائمی عذاب ہے کیوں کہ قرآنِ مجید میں جہاں بھی مرتد کا ذکر فرمایا گیا ہے اس کے عذاب کی نوید"خَالِدًا اَبَدًا"سنائی ہے۔یہی حال خُودکُشی کرنے والے کا ہے لیکن اس کے لئے"خَالِدًا اَبَدًا" تب ہے جب کہ اس نے حلال سمجھا کر یہ عمل کیا ہو لیکن اس کی نیت کا ہمیں علم نہیں، خدا جانے اور وہ۔

غلط خیالی کاازالہ

ممکن ہے کہ بعض لوگ دوزخ کوآسان سمجھتے ہوں یا اس تصوّر میں

1۔:تفسیر خزائن العرفان مع کنزالایمان،پ:۵،سورۃالنساء،تحت الایۃ:۹۳،ص:۱۶۸

ہوں کہ اللہ رحیم اور کریم ہے،خُود کُشی کرنے والے کی غلطی معاف کردے گا وغیرہ وغیرہ ، یہ سب شیطانی وسوسے ہیں؛اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بے یشک رحیم وکریم ہے اوراس سے بڑھ کر سچا بھی کوئی نہیں۔اپنے لئے اُس نے فرمایا:

﴿ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴾[1]

ترجمہ:اوراللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔(کنزالایمان)

اور فرمایا: ﴿ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴾[2]

ترجمہ:اوراللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔(کنزالایمان)

جب اس نے وعید فرمائی ہے کہ قاتلِ نفس کو ضرور ضرور دوزخ میں ڈالے گا تواس میں شک ہی کیا ہے کہ خُود کُشی کرنے والا جہنم میں نہ جائے ۔ ایک بار تو ضرور جائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ کا قول سچا ہو ، پھر اگر وہ مومن ہے تو ممکن ہے اسے بخش دیا جائے لیکن دوزخ میں ایک بار جانا اور مدت کا کوئی علم نہیں پھر وہ کب نکالا جائے اور دوزخ آرام دہ گھر نہیں اس کے متعلق ذہن نشین کرلیں وہ سزایافتہ لوگوں کے لئے خدا ئی جیل خانہ ہے۔ دوزخ کا تعارف ملاحظہ ہو:

دوزخ یا خدائی جیل خانہ

حضرت علامہ حکیم، استاذالاساتذہ، مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”بہارِ شریعت“

1۔:پارہ۵، سورۃالنساء، آیت ۱۲۲

2۔:پارہ۵، سورۃالنساء، آیت ۸۷

میں لکھتے ہیں:

یہ ایک مکان ہے کہ اُس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اُس کی رحمت و نعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات و تصوّرات جہاں تک پہنچیں وہ ایک شمّہ (قلیل مقدار) ہے اُس کی بے شمار نعمتوں سے، اسی طرح اس کے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف و اذیت کہ اِدراک کی (سوچی یا سمجھی) جائے، ایک ادنیٰ حصہ ہے اس کے بے انتہا عذاب کا۔ قرآنِ مجید و احادیث میں جو اُس کی سختیاں مذکور ہیں، ان میں سے کچھ اِجمالاً بیان کرتا ہوں حدیث شریف میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے، جہنم کہتا ہے اے رب! یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے، تُو اس کو پناہ دے۔ قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو! دوزخ سے ڈرو۔

ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہم کو سکھانے کے لیے کثرت کے ساتھ اُس سے پناہ مانگتے۔ جہنم کے شرارے اُونچے اُونچے محلوں کی برابر اُڑیں گے، گویا زَرد اُونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے۔ آدمی اور پتھر اُس کا ایندھن ہے۔ یہ جو دنیا کی آگ ہے اُس آگ کے ستّر جُزوں میں سے ایک جُز ہے۔ جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہو گا، اسے آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی، جس سے اُس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے، حالاں کہ اس پر سب سے ہلکا ہے۔ سب سے ہلکے درجہ کا جس پر عذاب ہو گا، اس سے اللہ عزّوجل پوچھے

گا کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب فدیہ میں دیدے گا؟ عرض کرے گا۔ ہاں! فرمائے گا کہ جب تُو پُشتِ آدم میں تھا تو ہم نے اِس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تُو نے نہ مانا۔

جہنم کی آگ ہزار برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سُرخ ہوگئی، پھر ہزار برس اور یہاں تک کہ سفید ہو گئی، پھر ہزار برس اور، یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی، تو اب وہ نِری سیاہ ہے۔ جس میں روشنی کا نام نہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں اور قسم کھا کر کہاکہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ اہلِ دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کُل کے کُل اس کی ہَیبت سے مر جائیں اور بقسم بیان کیاکہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔ یہ دنیا کی آگ [جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ] خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔

دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے۔ حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اُس میں پھینکی جائے تو ستّر برس میں بھی تہہ تک نہ پہنچے گی اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا، حالاں کہ یہ پانچ سو برس کی راہ ہے۔

پھر اُس میں مختلف طبقات وَادی اور کوئیں ہیں، بعض وادیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر مرتبہ یا زیادہ اُن سے پناہ مانگتا ہے۔یہ خود اس مکان کی حالت ہے، اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا! مگر کفّار کی سَرزَنِش کے لیے اور طرح طرح کے عذاب مہیّا کیے، لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن و انس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے۔

بُختی اونٹ[1] کی گردن برابر بچھو اور اللہ تعالیٰ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ (جلی ہوئی تہ) کی مثل سخت کھَولتا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ مونھ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی، سر پر گرم پانی بہایا جائے گا، جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے

1۔: ایک قسم کے اونٹ جو سب اونٹوں سے بڑے ہوتے ہیں۔

گی وہ پلائی جائے گی، خاردار تھوہڑ[1] کھانے کو دیا جائے گا ، وہ ایسا ہو گا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش و بدبُوسے تمام اہلِ دنیا کی معیشت برباد کردے اور وہ گلے میں جاکر پھندا ڈالے گااس کے اتارنے کے لیے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھُولتا پانی دیا جائے گا کہ مونھ کے قریب آتے ہی مونھ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی، اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گااور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی۔

پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تونس(یعنی انتہائی شدید پیاس)کے مارے ہوئے اونٹ، پھر کفار جان سے عاجز آکرباہم مشورہ کر کے مالک علیہ السلام داروغہ جہنم(جہنم کے محافظ)کو پکاریں گے کہ اے مالک! (علیہ السلام)تیرا ربّ ہمارا قصہ تمام کر دے، مالک علیہ السلام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد فرمائیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو،اُس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے!ہزار برس تک ربّ العزّت کو اُس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا تویہ فرمائے گاڈور ہوجاؤ! جہنم میں پڑے رہو!مجھ سے بات نہ کرو۔اُس وقت کفّار ہر قسم کی خیر سے نا اُمید ہو جائیں گے اور گدھے

1۔ :ایک قسم کاخاردار زہریلا درخت جس میں سے دودھ نکلتا ہے۔

کی آواز کی طرح چلّا کر روئیں گے۔

ابتداً آنسو نکلے گے، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہو گا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔

جہنمیوں کی شکلیں ایسی کریہہ ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اُسی صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبُو کی وجہ سے مر جائیں۔

اور جسم ان کا ایسا بڑا کر دیا جائے گا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار کے لیے تین دن کی راہ ہے۔ ایک ایک داڑھ اُحد کے پہاڑ برابر ہو گی۔ کھال کی موٹائی بیالیس ذراع(یعنی بیالیس ہاتھ) کی ہو گی۔زبان ایک کوس[1] دو کوس تک مونھ سے باہر گھسٹتی ہو گی کہ لوگ اس کو روندیں گے ،بیٹھنے کی جگہ اتنی ہو گی جیسے مکہ سے مدینہ تک اور وہ جہنم میں منہ سکوڑے ہوں گے کہ اوپر کا ہونٹ سمٹ کر بیچ سر کو پہنچ جائے گا اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آلگے گا۔

ان مضامین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفّار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہو گی کہ یہ شکل اَحسنِ تقویم(اچھی صورت) ہے۔

اور یہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے، کہ اُس کے محبوب کی شکل سے مشابہ ہے

1۔ :یعنی راستہ کی حد معین کا نام جس کی مقدار بعض کے نزدیک چار ہزار گز اور بعض کے نزدیک تین ہزار گز ہے۔

بلکہ جہنمیوں کا وہ حُلیہ ہے جو اوپر مذکور ہوا، پھر آخر میں کفّار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑ کائیں گے اور آگ کا قُفل(تالا)لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لیے عذاب ہے۔

جب سب جنتی جنت میں داخل ہولیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لا کر کھڑا کریں گے، پھر مُنادی(پکارنے والا)جنت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا،وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں!یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گا اے اہلِ جنت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں اور اے اہلِ نار!ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اس وقت اُن کے لیے خوشی پر خوشی ہے اور اِن کے

لیے غم بالائے غم[1]۔

نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

انتباہ:

مسلمان تو اس جیل خانہ کا حال سن کر کانپ اُٹھے گا خُودکُشی تو کیا کوئی گناہ صغیرہ، کبیرہ کے ارتکاب کی جرأت نہ کرسکے گا۔ ہاں! جس کی بدقسمتی ہے وہ بے شک جرائم کا مرتکب ہوکر خود بخود دوزخ میں چھلانگ لگا دے اسے ہم کب روک سکتے ہیں۔

ہاں! کفار و مشرکین، ہندو وسکھ اور یہود ونصاری نہ مانیں تو وہ مجبور ہیں کیوں کہ ان کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴾[2]

ترجمہ:توکیاوہ قرآن کوسوچتے نہیں یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں۔

(کنزالایمان)

مسلمان اور خُودکُشی

مسلمان کو یقین ہے کہ اس پر موت آئے گی اور یہ بھی اسے یقین ہے کہ جرائم کی سزا بھگتنی پڑے گی لیکن اس کے باوجود جرائم کر تا ہے اور خُودکُشی کرنے والا تو ویسے بھی حالات کی سنگینی کی وجہ سے اندھا ہوکر خُودکُشی

1۔: بہارِ شریعت، حصہ اول، دوزخ کا بیان، جلد:۱، حصہ:۱، صفحہ ۱۶۳ تا ۱۷۱

2۔: پارہ: ۲۶، سورۃ محمد، آیت ۲۴

کرلیتا ہے اس کی وجہ اس کی دینی اسلامی تعلیم سے جہالت ہے۔اگر وہ دینی اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرے یا کسی سنی عالم دین یا مردِ صالح کی صحبت اختیار کرے تو اس سے ایسا جان لیوا جرم سرزد نہ ہو،لیکن افسوس ہے کہ موجودہ نسل دونوں باتوں سے محروم ہے۔

اسلامی کتابیں پڑھنا تو دَرکنار ان کا نام سن کر کوسوں دور بھاگتا ہے۔ فحش اور گندے لٹریچر کا خوگر ہے یہی گندے لٹریچر اسے ایسے غلیظ اور گندے عمل خُودکُشی پر مجبور کرتے ہیں۔اگر وہ اس گندے لٹریچر کے پڑھنے سے باز آجائے اور اسلام کی اخلاق ساز کتابیں،حکایتیں پڑھے تو اس قسم کی حرام موت سے محفوظ ہو جائے گا۔

آسان علاج

اسلامی کتاب"جو آخرت سنوارنے والی ہو" کے مطالعہ کے ساتھ چوبیس گھنٹوں میں نماز وغیرہ کی پابندی کے ساتھ کسی سُنّی عالم دین یا کسی نیک آدمی کے پاس چند لمحات بیٹھنے کی عادت بنالے تو اِس کی دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت میں بھی معززو مکرم ہو گا۔ اس طرح بے شمار نوجوانوں کی زندگی سدھر جائے گی۔

خُودکُشی کرنے والا مرد ہو یا عورت کا انجام

دنیاہے بھی پریشانی کا گھر،نت نئی پریشانی مہمان بنی رہتی ہے کیوں کہ حضوراکرم ﷺ نے فرمایا:

«الدُّنیاسِجنُ الْمُؤمِنِ وَ جَنَّۃُ الْکَافِرِ» (1)

یعنی، یہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

اسی لئے مسلمان اس سے نہ گھبرائے ،ان پریشانیوں سے آخرت میں بہت بڑا انعام عطا ہوگا۔اگر کوئی بے صبری کرکے خُودکُشی کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا انجام جہنم کے سوا اور کچھ نہیں۔

خُودکُشی کرنے والا جہنمی

غزوۂ خیبر میں ایک شخص نے بے مثال جنگ کی اور کسی مشرک کو نہ چھوڑا۔چنانچہ صحابہ کرام آپس میں کہنے لگے کہ ایسی جرأت وکارکردگی میدان جنگ میں ہم میں سے کسی کی نہیں۔صحابہ نے حضور ﷺ کو اس کی خبر پہنچائی اور عرض کیا:یارسول اللہ ﷺ!فلاں شخص ایسے کارنامے سرانجام دے رہاہے جو کسی اور نے انجام نہیں دیئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”خبردار ہوجاؤاور جان لوکہ وہ شخص بلاشبہ اہلِ نار میں سے ہے“۔

اس پر مسلمانوں کو بڑی حیرت ہوئی کہ وہ شخص تو معرکۂ کارزار میں ایسی جواں جگری سے مشرکوں کے ساتھ جنگ کر رہا ہے اور حضوراکرم ﷺ ایسا فرما رہے ہیں۔دیکھنا چاہیے کہ حقیقتِ حال کیا ہے،قریب تھا کہ شک کے

1۔:سنن الترمذی،کتاب الزھد،ماجاءأن الدنیاسجن المؤمن وجنۃالکافر،رقم:۴، ۲۳۲۴/ ۵۶۱

گرداب میں مبتلا ہوجائیں اس پر ہم میں سے ایک شخص نے کہا:

"آج میں اس کے ساتھ رہتا ہوں اور ساتھ ساتھ پھرتا ہوں تاکہ دیکھوں کہ حقیقتِ حال کیا ہے؟"

دوسری روایت میں ہے کہ میں اس کے پیچھے لگ گیا اور جہاں وہ جاتا میں بھی جاتا اور جہاں وہ کھڑا ہوتا میں بھی کھڑا ہوجاتا اور جہاں وہ تیزی دکھاتا میں بھی تیزی کرتا۔اس نے بڑی شدت سے جنگ کی اور بڑی بے جگری سے لڑا یہاں تک کہ وہ شدید زخمی ہوگیا اور اپنے شدید مجروح ہونے سے تنگ آگیا اور اس نے اپنے تلوار کے دستہ کو زمین پر رکھ کر اس کی نوک کو اپنے دونوں پستانوں کے درمیان رکھا اور اس پر جھول گیا۔ اس طرح اس نے اپنی جان کو ہلاک کرلیا۔

بہر تقدیر جب اس شخص نے جو اس کے پیچھے لگا ہوا تھا اس کی یہ حقیقتِ حال دیکھی تو وہ دوڑتا ہوا حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا:"اَشْهَدُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ "[میں گواہی دیتاہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں]فرمایا:کیا بات ہے اور کیوں تجدید شہادت کرتے ہو؟عرض کیا:یارسول اللہ ﷺ!اُس شخص نے مشرکوں کے ساتھ خوب جنگ کی اور آپ نے خبر دی کہ وہ اہلِ نار میں سے ہے تو ہم لوگوں کو آپ کی یہ خبر بڑی گراں گزری۔میں حقیقتِ حال معلوم کرنے کے لئے اس کے پیچھے لگ گیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ وہ بہت شدید زخمی ہوگیا اور اس نے اپنی جان کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کردیا۔اس پر

حضور ﷺ نے فرمایا:

''قاتلِ نفس اور خُودکُشی کرنے والا جہنم میں ہے۔آدمی ظاہر میں جنت کے عمل کرتا ہے حالاں کہ وہ اہلِ نار میں سے ہوتا ہے''

فائدہ:

مطلب یہ کہ اپنے عمل پر مغرور نہیں ہونا چاہیے اور دوسرا شخص ظاہر میں اہلِ نار کے عمل کرتا ہے حالاں کہ وہ اہلِ جنت میں سے ہوتا ہے۔[1]

[اس واقعہ کو نقل فرمانے کے بعد شیخ محقّق، حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:]

یادرہے کہ! ہر قاتلِ نفس،اہلِ نار سے ہے مگر یہ کہ وہ خُودکُشی کو حلال جانتا ہو یا یہ مراد ہو کہ وہ اہلِ نار میں سے ہے اگر حق تعالیٰ اسے نہ بخشے۔ امام قسطلانی نے ایسا ہی فرمایا ہے۔نیز فرمایا کہ ممکن ہے کہ وہ منافقین میں سے ہو یا قتلِ نفس کو حلال جاننے کی وجہ سے مرتد ہوگیا ہواور حضور ﷺ کا یہ خبر دینا کہ ''وہ اہلِ نار میں سے ہے'' اسی بناء تھا۔دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: منادی کردو کہ مومن کے سوا جنت میں کوئی داخل نہ ہو گا اور حق تعالیٰ اپنے دین کی مردِ فاجر سے بھی تائیدو تقویت لیتا ہے۔[2]

1۔: مدارج النبوت،مترجم:مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ،ہجرت کے ساتویں سال کے واقعات اور غزوہ خیبر کاذکر،۲/۳۱۵

2۔: مدارج النبوت،مترجم:مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ،غزوہ خیبر کاذکر،۲/۳۱۶

افاداتِ اُویسی

یہ حدیثِ مذکور صحاح سے ہے اس سے فوائد ذیل حاصل ہوئے:۔

☆ نیکیوں کے انبار ہوں اور عقیدہ صحیح نصیب نہ ہو اس کا انجام دخولِ نار ہے جیسے شخص مذکور کا حال ہے کہ جہاد جیسی افضل عبادت میں نہ صرف مصروف تھا بلکہ غازی بن کر بے شمار کافروں کو جہنم رسید کیا لیکن چوں کہ حضوراکرم ﷺ سے بغض رکھنے والا منافق تھا اسی لئے جہنم رسید ہوا۔

☆نجات یا گرفت کا دارومدار خاتمہ پر ہے جیسے شخص مذکور کیسی محبوب عبادت میں مشغول تھا لیکن خُودکُشی کرکے مرا اسی لئے جہنم میں گیا۔

☆ حضور نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم غیب عطا ہے:اسی لئے لوگ ظاہر کو دیکھتے ہیں آپ ﷺ کی نگاہ باطن اور انجام پر ہوتی ہے جیسے شخص مذکور بظاہر تو نیکی کا کام کررہا تھا لیکن آپ ﷺ نے قبل از وقت اس کے انجام کی بربادی کی خبر دے دی۔

☆ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم کو حضوراکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی پر شک نہ تھا لیکن وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس کے انجام کی بربادی کس بُرے عمل سے ہوئی۔

☆ چوں کہ وہ شخص منافق تھا:اسی لئے قطعی طور پر اسے جہنمی کہا جائے گا ورنہ خُودکُشی فسق تو ہے کفر نہیں ، جیسے گزرا۔

خُودکُشی کی اقسام از احادیث مبارکہ

مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اور کوئی خیر خواہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ تمام مخلوق کے ساتھ، ماں، باپ، بہن، بھائی اور اولاد و اقربا اور تمام احبا و دوستوں سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں۔ دوسرے کو قتل کرنا اور خود کو جان سے ختم کر دینا یعنی خُود کُشی کرنا ایک ہی بات ہے۔

[امام فقیہہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے رسالہ "قرۃ العیون و مفرح القلب المخزون" میں قتل نفس کی مذمت کے بارے میں ایک مکمل باب قائم کیا ہے یہاں بطور اقتباس کچھ مضامین ذکر کئے جاتے ہیں۔]

چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا ۝۹۳﴾[1]

ترجمہ: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار کر رکھا بڑا عذاب۔ (کنز الایمان)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ خُود کُشی

1۔ پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۹۳

کرنا ہے اور جس نے اپنی جان کو چھری سے قتل کیا، فرشتے اُس چھری سے جہنم کی وادیوں میں ابد الآباد تک برابر گھائل کرتے رہیں گے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور میری شفاعت سے محروم ہوگا اور اگر اپنی جان کو کسی اونچی جگہ سے نیچے گرایااور وہ مر گیا تو فرشتے ابد الآباد تک جہنم کی وادی میں اونچے ٹیلے سے اُسے گراتے رہیں گے اور خُود کُشی کرنے والے لوگ آگ کے کنوؤں میں قید کئے جائیں گے اور اگر اپنی جان کو پہاڑ پر لٹکایا اور وہ مر گیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ آگ کی ٹہنی میں مُعلّق رہے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ومایوس رہے گا اور اگر کسی کی جان کو ناحق قتل کیا تو یہ قتل کھلی گمراہی ہے اور فرشتے ہمیشہ ہمیشہ آگ کی چھریوں سے اُسے ذبح کرتے رہیں گے جب بھی اُسے ذبح کیاجائے گا تواُس کے حلق سے قطران کا سیاہ خون بہے گااس کے بعد وہ ایسا ہی ہوجائے گا جیسا پہلے تھا، اس کے بعد پھر اُسے ذبح کیا جائے گا اس طرح اس کا یہ عذاب ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا اور قتل کرنے والے لوگوں کو جہنم کے کنوؤں میں مقید رکھا جائے گا اور اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

یہی حال اُس عورت کا ہے جو اپنے پیٹ کے بچے کو گرائے یعنی حمل ساقط کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿ وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ۞ ﴾[1]

1۔پارہ ۳۰،سورۃالتکویر،آیت۸

ترجمہ: اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے۔(کنزالایمان)

یعنی، پیٹ کے بچہ کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس گناہ میں اسے قتل کیا گیا یا زندہ در گور کیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن گرایا ہوا بچہ آئے گا اور اس کی آواز کڑک کی آواز کے مشابہ ہوگی اور وہ فریاد کرے گا کہ میں مظلوم ہوں اس کے بعد وہ اپنی ماں کو لے کر حاضر ہوگا اور کہے گا: اے رب! میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے مجھے کس بناء پر قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ اس بچہ کے گرانے والی ماں سے پوچھے گا کس لئے تو نے اسے قتل کیا، کیا تو یہ گمان رکھتی تھی کہ میں اسے رزق نہ دوں گا؟ سن لے میں نے قتلِ نفس کو حرام قرار دیا ہے بجز کسی حق کے۔ اے میرے فرشتوں! اس عورت کو داروغۂ جہنم مالک کے سپرد کردو تاکہ وہ اسے احزان کے کنوئیں میں قید کردے، تو فرشتے اس عورت کو جھڑکتے گھوکتے پکڑلیں گے کیونکہ فرشتے اس کے خلاف نہیں کرتے جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ پھر فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق و زنجیر ڈال دیں گے اور منہ کے بل اسے جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے اور داروغۂ جہنم اسے احزان کے کنوئیں میں پھینک دے گا، وہ کنواں بہت عمیق ہے اور اُس آگ سے بھرا ہوا ہے جس کا نام ”نارالانیار“ ہے جب جہنم سرد ہونے پر آنے لگتا ہے تو اس کنوئیں کا منہ کھول دیتے ہیں تو جہنم اس کی حرارت سے پھر تپنے لگتا ہے۔ اُس میں درندے، بھیڑیئے، سانپ اور بچھو ہیں

جو مُعذَّبین (عذاب میں مبتلا لوگوں)کو ڈستے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کے ہاتھوں میں آگ کے خنجر ہوں گے جس سے قاتلوں کو گھائل کریں گے۔پچاس ہزار برس تک اس کنوئیں میں رکھ کر اُنہیں عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے حق میں جو چاہے حکم فرمائے۔نَعُوۡذُبِاللّٰہِ مِنۡ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے فرمایا:اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اس جان کو قتل کرنا ہے جس کے قتل کو بغیر حق کے حرام قرار دیا ہے۔کسی کے لئے حلال نہیں کہ بغیر حق کے جاندار کو اذیت پہنچائے اگرچہ چڑیا ہی ہو۔جب انسان چڑیا سے شغل کرتا ہے حتیٰ کہ وہ مر جائے اور اُسے بغیر حاجت کے ذبح کیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ دلوں کو پھاڑ دینے والی کڑک کی مانند اُس کی آواز ہوگی وہ کہے گی:اے رب!میں سوال کرتی ہوں اس نے بغیر ضرورت کے مجھے کیوں اذیت و عذاب پہنچایا اور کس لئے مجھے مارڈالا؟اللہ تعالیٰ فرمائے گا:"مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی میں تیرا حق ضرور دلاؤں گا،میں ضرور ہر اُس شخص کو عذاب دوں گا جس نے بغیر حق کے کسی جان کواذیت دی،ورنہ میں خود ظالم ٹھہروں گاجب تک کہ ظالم سے مظلوم کوپورا پورا حق نہ دلاؤں"۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "میں مَلِکُ الدّیان ہوں میں آج کے دن کسی پر ظلم نہ کروں گا۔ قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی میں ظلم کا بدلہ ضرور لوں گا"۔اگر کسی نے

کسی کو طمانچہ مارا یا ہاتھ مروڑا میں اسے آگ کے سینگوں سے ضرور گھائل کراؤں گا اور اگر کسی نے کسی کو لکڑی چبھوئی تو میں اسے لکڑی کی سولی پر چڑھا دوں گا۔اگر کسی کو پتھر سے زخمی کیا ہے تو میں اس کو پتھر کی سولی دوں گااوروہ جنت میں داخل نہ ہو گا جس پر مظلوم کا حق ہے جب تک کہ اپنی نیکیوں سے اس کا حق ادا نہ کرے اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں تووہ مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اُٹھائے گا اور جہنم میں جائے گا۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ تعالٰی کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور بغیر حق کے جان کو مارنا ہے تو جس طرح میں اُس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُسی طرح میں اُس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے جان کو ہلاک کیا ہے۔

فائدہ:

جس طرح مشرک مُخلد فِی النّار ہے اُسی طرح قاتلِ نفس بھی مُخلد فی النّار ہے اور جس طرح اللہ تعالٰی کا غضب مشرکوں پر شدید ہے اُسی طرح اُس کا غضب قاتلِ نفس پر شدید ہے اور جس طرح مشرک پر قیامت تک اللہ تعالٰی لعنت بھیجتا ہے اُسی طرح قاتلِ نفس پر لعنت بھیجتا ہے اور جس قاتل پر اللہ تعالٰی کی لعنت واقع ہوگئی تو وہ طبقاتِ جہنم پرمارا جائے گا یہاں تک کہ وہ درکِ اسفل تک دھنس جائے گا اور جس طرح اللہ تعالٰی نے مشرکوں کے لئے عذابِ عظیم تیار کرر کھا ہے قاتلِ نفس کے لئے بھی اللہ

تعالیٰ نے عذابِ عظیم تیار کرر کھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:اور جس نے جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کیا تو اُس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اُس کے لئے عذابِ عظیم تیار کرر کھا ہے۔

لیکن اگر کسی نے توبہ کرلی تو اس کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتاہے:

اگر وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہ پکارا اور کسی ایسی جان کو قتل نہ کیا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام نہ کیا مگر حق کے ساتھ اور نہ وہ زانی ہے اور وہ ایسا کرلیں وہ جہنم میں ڈالیں جائیں گے(یہاں تک)کہ آخر میں فرمایا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو یہ وہ لوگ ہیں اللہ جن کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ غفور ورحیم ہے۔

اورجب کسی عورت نے ارادہ کیا اپنے نفس(یعنی بچے)کا اسقاط کیا اس کے بعد اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں تضرّع و زاری کی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے گا؛کیوں کہ اُس کا ارشاد ہے "اور اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتاہے"۔

جنین کی دیت (خون بہا)یعنی پیٹ کے بچہ کے ضائع کرنے کی دیت اگر چہ صورت بن چکی ہو ورثاء کے لئے یعنی باپ بھائی کے لئے چھ سو درہم ہے ، ان سے اس کی دیت لے لی جائے گی یا اللہ تعالیٰ کے لئے ایک مسلمان غلام کا

آزاد کرنا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِــيْمًا حَكِـيْمًا﴾ (1)

ترجمہ:اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کو آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے ،یہ اللہ تعالیٰ کے یہاں توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔(کنز الایمان)

1۔پارہ۵،سورۃ النساء،آیت ۹۲

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ﴾ [1]

یعنی، جس نے بغیر کسی جان کے بدلے کسی جان کو قتل کیا یا زمین میں فساد پھیلایا گویا کہ اُس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔

ایک جان کو قتل کرنے میں ایک ہزار جانیں شریک ہوئی ہیں تو ان میں سے ہر ایک پر قتل واجب ہوگا اور ان سب کے اوپر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ ہوگا اور جس نے کسی مجبور جان پر روٹی کے ٹکڑے یا ایک لقمہ یا ایک گھونٹ پانی سے پیاس کے وقت میں یا سختی کے وقت احسان کیا اور اپنے مسلمان بھائی پر فراخی کی تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا گویا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کی طرف احسان کیا۔ [2]

قتل اور خُودکُشی:

حقیقت یہ ہے قتل اور خُودکُشی ایک ہی سے ہے فرق اتنا ہے کہ عُرف میں قتل کا لفظ دوسرے کو جان سے ختم کرنا اور خُودکُشی خود اپنی جان ختم کر دینا۔ اسی لئے ان دونوں جرائم کا عذاب و سزا ایک ہے۔ فقیر ذیل میں ملی جلی روایات عرض کرتا ہے۔

1۔ پارہ ٦، سورۃ المائدہ، آیت ۳۲

2۔ قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون أو عقوبۃ اھل الکبائر، الباب الثامن فی عقوبۃ قاتل النفس وقاطع الرحم، ص: ۴۲ تا ۴۴

احادیث مبارکہ:

(۱)۔۔:کسی مسلمان کو یہ حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے یا خوف دلائے۔(ابوداوٗد، طبرانی)[1]

جب صرف ڈرانے کی یہ وعید ہے تو قتل یا خُودکُشی پر کتنی وعید ہوگی۔

(۲)۔۔:ایک سوتے ہوئے آدمی کی پاس رسی رکھی ہوئی تھی ۔ دوسرے آدمی نے رسی کو اس طرح اُٹھایا کہ وہ آدمی ڈرا۔سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:کسی مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کو ڈرانا حلال نہیں۔(ابوداوٗد)[2]

(۳)۔۔:ایک آدمی نے کسی شخص کا ہنسی سے جوتا چھپا دیا۔سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا:کسی مسلمان کو حیران کرنا یا ڈرانا ظلم عظیم ہے۔(بزار، طبرانی)[3]

(۴)۔۔:جس نے کسی مسلمان کو ڈرایا تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اس کو قیامت میں امن نہ دے۔(طبرانی)[4]

(۵)۔۔:جس شخص نے اپنے کسی بھائی کی طرف لوہے کی چیز سے اشارہ کیا تو اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک کہ وہ اس فعل کو ترک نہ

1۔سنن أبي داود، کتاب الأدب، باب من یأخذ الشيء علی المزاح، رقم:۴، ۵۰۰۶/۴۵۸/ المعجم الأوسط الطبراني، رقم:۲، ۱۶۷۳/۱۸۷

2۔سنن أبي داود، کتاب الأدب، باب من یأخذ الشيء علی المزاح، رقم:۴، ۵۰۰۶/۴۵۸

3۔المعجم الاوسط، رقم:۱۶۷۳، ۲/۱۸۷

4۔المعجم الکبیر، رقم:۲، ۱۶۸۲/۱۶۶

کردے اگرچہ وہ اس کا علاتی یا اخیانی بھائی کیوں نہ ہو۔(مسلم)[1]

فائدہ:

مذاق میں بھی کسی کی طرف ہتھیار نہیں اُٹھانا چاہیے؛ کیوں کہ عادتاً بھائی کی طرف ہتھیار اُٹھانا قتل کے ارادے سے نہیں ہوتا لیکن سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کو بھی منع فرمایا۔

(۶)۔۔: کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ بھی نہ کرو تمہیں کیا خبر کہ شیطان تمہارے ہاتھ سے اس ہتھیار کو مُشارٌ اِلَیہ تک پہنچادے اور تم جہنم کے گڑھوں میں کسی گڑھے میں جاپڑو۔(بخاری و مسلم)[2]

(۷)۔۔: قاتل اور مقتول جب ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں تو دونوں جہنمی ہیں۔کسی نے دریافت کیا کہ مقتول کا کیا قصور ہے؟فرمایا:وہ بھی اپنے مدِّمقابل کے قتل کا ارادہ کرتا تھا ،یہ اتفاقی امر ہے کہ وہ بجائے قتل کرنے کے خود قتل ہوگیا۔(بخاری و مسلم)[3]

(۸)۔۔: قیامت میں سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہو گا۔(بخاری وصحاح)[4]

(۹)۔۔:سات چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں ان میں شرک اور قتلِ نفس

1۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب النَّهْيِ عَنِ الإِشَارَةِ بِالسِّلاَحِ، رقم: ۲۸۳۲، ۸/۳۳

2۔ صحیح البخاري، کتاب الدیات، باب قول اللہ تعالی {ومن أحیاھا}، رقم: ۶، ۲۴۸۱/۲۵۲۰، / صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآدب، باب النَّهْيِ عَنِ الإِشَارَةِ بِالسِّلاَحِ، رقم: ۸، ۲۸۳۴/۳۳

3۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، رقم: ۸، ۷۴۳۴/۱۶۹

4۔ صحیح البخاري، کتاب الدیات، بَاب قَوْلِ اللَّهِ {وَمَنْ یَقْتُلْ مُؤْمِنًا الخ}، رقم: ۸، ۲۱۶، ۵/۲۳۹۴

کو بھی شمار کیا ہے۔(بخاری و مسلم)[1]

(۱۰)۔۔:ایک مومن کے ناحق قتل کئے جانے سے خدا کے نزدیک ساری دنیا کو مٹا دینا زیادہ آسان ہے۔(ابن ماجہ)[2]

(۱۱)۔۔:اگر سارے زمین اورآسمان والے مل کر کسی بے گناہ مسلمان کو قتل کریں گے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سب کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے گا۔(طبرانی)[3]

(۱۲)۔۔: جس نے کسی مسلمان کے قتل کرنے کی حمایت میں آدھی بات بھی کہی تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش کیا جائے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا کہ یہ اللہ کی رحمت سے نااُمید ہے۔(ابن ماجہ)[4]

(۱۳)۔۔:ہر گناہ کے متعلق یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو بخش دے گا لیکن کفر پر مرنا اور کسی بے گناہ مسلمان کو قتل کردینا یہ دونوں جرم ناقابلِ معافی ہیں۔(نسائی)[5]

(۱۴)۔۔:حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

1۔ صحيح البخاري، كتاب الوصايا، باب قول الله:{إن الذين يأكلون الخ}رقم:۲۶۱۵، ۱۰۱۷/۳، / صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بَيَانِ الْكَبَائِرِ وَأَكْبَرِهَا، رقم:۲۷۲، ۶۴/۱

2۔ سنن ابن ماجه، كتاب الديات، باب التغليظ في قتل مسلم ظلما، رقم:۲۶۱۹، ۸۷۴/۲

3۔ المعجم الأوسط الطبراني، رقم:۱۴۲۱، ۱۱۲/۲

4۔ سنن ابن ماجه، كتاب الديات، باب التغليظ في قتل مسلم ظلما، رقم:۲۶۲۰، ۸۷۴/۲

5۔ سنن النسائي، كتاب تحريم الدم، رقم:۴۰۰۱، ۱۴۹/۱۲

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت میں مقتول کا سر اُس کے ہاتھ میں ہوگا اور دوسرے ہاتھ سے قاتل کا گریبان پکڑے ہوئے ہوگا۔ مقتول کی رگوں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا یہ اُسی حالت میں عرش کے نزدیک پہنچ کر عرض کرے گا الٰہی اس نے مجھے قتل کیا ہے۔ حضرتِ حق کی طرف سے قاتل کو ہلاکت کو پیغام سنایا جائے گا اور دوزخ میں داخل کردیا جائے گا۔(ترمذی)[1]

(۱۵)۔۔: قاتل کا فرض اور نفل کچھ بھی قبول نہیں ہوتے۔(ابی داؤد)[2]

(۱۶)۔۔: جس نے کسی مُعاہد اور ذِمّی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو سے محروم ہے۔(بخاری)[3]

ذِمّی اور مُعاہدوہ کافر ہے جو مسلمانوں کی حکومت میں رہتا ہے اور مسلمانوں نے اس کو امن دیا ہو۔

(۱۷)۔۔: جس نے کسی ذِمّی کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنت کو حرام کردے گا۔(ابی داؤد)[4]

(۱۸)۔۔: جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اس کو یہی عذاب دیا جائے گا کہ اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا اور پھر جس طرح اپنی جان کو ہلاک کیا اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہے گا جس نے اپنے آپ کو پہاڑ

1۔سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن تفسیر سورۃ النساء، رقم: ۳۰۲۹، ۵/۲۴۰

2۔سنن ابی داؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب فی تعظیم قتل المؤمن، رقم: ۴، ۴۲۷۲/۱۶۷

3۔صحیح البخاري، أبواب الجزیۃ والموادعۃ، باب إثم من قتل معاهدا، رقم: ۲۹۹۵، ۳/۱۱۵۵

4۔سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی الوفاء للمعاهد وحرمۃ ذمته، رقم: ۳، ۲۷۶۲/۳۸

سے گرایا وہ پہاڑ سے گرایا جاتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا اور جس نے زہر پیا وہ زہر پلایا جاتا رہے گا۔(بخاری)[1]

فائدہ:

جس فعل سے خُودکُشی کا وقوع ہوا ہےوہ دوزخ میں اس فعل کا اس کے ساتھ استعمال ہوتا رہے گا۔

(۱۹)۔۔:جس نے اپنا گلا گھونٹا اس کادوزخ میں گلا گھونٹا جائے گا اور جس نے اپنے آپ کو زخم لگایا وہ زخم لگایا جائے گا۔(بخاری)[2]

(۲۰)۔۔:ایک زخمی آدمی نے اپنے گلے میں تیر بھونک کر خُودکُشی کرلی تو حضوراکرم ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے انکار فرمایا۔(ابن حبان)[3]

(۲۱)۔۔:ایک زخمی آدمی نے اپنے آپ کو مرنے سے پہلے قتل کرلیا تواللہ تعالیٰ نے فرمایا"میرے بندے تو نے اپنی جان دینے میں جلدی کی میں نے تجھ پر جنت حرام کردی۔(بخاری)[4]

1۔صحیح البخاری، کتاب الطب، باب شرب السم والدواءبہ، رقم: ۵۴۴۲، ۲۱۷۸/۵

2۔صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاءفی قاتل النفس، رقم: ۱، ۱۲۹۹/۴۵۸

3۔صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، فصل فی الصلاۃ علی الجنازۃ، ذکر مایستحب الامام ترک الصلاۃ علی القاتل، رقم: ۳۰۹۵، ۳۶۳/۷

4۔صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب ماذکر بنی اسرائیل، رقم: ۳۲۷۶، ۱۲۷۵/۳

(۲۲)۔۔:جس نے کفر پر قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے (یعنی بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ باوجود جھوٹے ہونے کے کہہ دیا کرتے ہیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہودی یا نصرانی ہوکر یا کافر ہوکر مروں توایسے شخص کے لئے فرمایا کہ اس نے جیسا کہا اس کے لئے ویسا ہی ہوگا)جس نے اپنی جان کو قتل کیا تو قیامت کے دن اس پر سخت عذاب ہوگا۔ مسلمان پر لعنت کرنا اس کے ہم پلہ ہے ۔ کسی مسلمان پر کفر کی تہمت لگانا ، اس کو قتل کردینے کے برابر ہے جس نے اپنی جان کو کسی چیز سے ذبح کیا تو وہ قیامت کے دن اُس چیز سے ذبح کیا جائے گا۔(بخاری ومسلم)[1]

(۲۳)۔۔:کسی مقتول کے پاس جاکر کھڑے نہ ہو شاید کہ وہ مظلوم ہو اور تم بھی خدا کے غصے کی لپیٹ کے میں آجاؤ۔[2]

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقتول مظلوم کی امداد نہ کی اور محض تماشائی بن کر چلے گئے تواندیشہ ہے کہ خدا کا غصہ ایسے لوگوں پر نازل ہوجائے۔

(۲۴)جہاں کوئی شخص ظلماً مارا جاتاہے تووہاں اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوتی ہے اور پھر اگر کوئی شخص باوجود قدرت اور استطاعت کے مقتول کی اعانت نہ کرے تو وہ بھی لعنت میں مبتلا ہوجاتاہے۔(بیہقی ،طبرانی)

1۔صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل ،رقم:۵، ۵۷۵۴/۲۲۶۴، /صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ،رقم:۳۱۵، ۷۲/۱
2۔مسند احمد بن حنبل، مسند الشامیین، حدیث حرشہ بن الحارث، رقم:۱۷۵۲۲، ۲۹/۶۵

(۲۵)جس نے کسی مسلمان کی پیٹھ کو ناحق برہنہ کیا وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس پر سخت غضبناک ہو گا۔(طبرانی)

☆بیان کیا جاتاہے کہ اکثر ظالم سزا دیتے وقت پیٹھ کو ننگا کر دیا کرتے ہیں تو یہ ان ظالموں کے لئے ہے جو کسی شخص کو ناحق مارنے کے لئے اس کے کپڑے اتروا کر اس کو برہنہ کریں۔

(۲۶)۔۔:حضوراکرم ﷺ کعبہ کا طواف کررہے تھے اور کعبہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے تھے تو کیا ہی اچھا ہے اور تیری خوشبو کیا ہی بھلی ہے اور تیری حرمت وعزت کس قدر بلند پایہ ہے ، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے ، خدا کے نزدیک ایک مسلمان کے خون اور اُس کے مال کی حُرمت تیری حُرمت سے کہیں زیادہ ہے۔[1]

(۲۷)۔۔:شیطان کے لئے یہ امر انتہائی مُسرت کا باعث ہے کہ دو مسلمان کو بھڑکا کر ایک کو دوسرے کے ہاتھ سے قتل کرادیا جائے۔(ابن حبان)

(۲۸)۔۔:قیامت کے دن جہنم میں ایک گردن نمودار ہوگی جو میدانِ حشر کی مخلوق کو خطاب کرتے ہوئے کہے گا ، میں اس لئے مقرر کی گئی ہوں کہ تین قسم کے آدمیوں کو جہنم میں گھسیٹ کر لے جاؤں ۔ ایک مشرک کو ، دوسرے سرکش متکبر کو ، تیسرے اُس قاتل کو جس نے ناحق کسی انسان کو

1۔سنن ابن ماجۃ، کتاب الفتن، باب حرمۃ دم المؤمن وماله، رقم: ۳۹۳۲، ۲/۱۲۹۶

قتل کیا۔[1]

(۲۹)۔۔: ایک مسلمان مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ کفار سے جہاد کررہاتھا آپ ﷺ نے اُسے دیکھ کر فرمایا ہماری جماعت میں یہ جہنمی ہے ۔ لوگوں کو حضور ﷺ کے اس کلام پر تعجب ہوا کہ ایک مسلمان جو جہاد میں شریک ہے جہنمی کیسے ہوگا؟چنانچہ ایک شخص نہایت خاموشی کے ساتھ اس کی نگرانی کرنے لگا یہاں تک کہ وہ شخص زخموں سے چور ہوکر گر پڑا اورزخموں کی تکلیف نہ برداشت کرتے ہوئے اپنی تلوار سے خود ہی اپنی گردن کاٹ ڈالی تو وہ جو نگرانی کررہا تھا ، بھاگا ہوا سرکار ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو ا اور سارا واقعہ بیان کیا ۔ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی تمام عمر اچھے کام کرتا ہے لیکن آخر وقت میں اُس سے ایسا فعل سرزد ہوجاتاہے جس کے باعث وہ جہنم میں جھونک دیا جاتاہے۔[2]

فائدہ:اس حدیث شریف کو تفصیلی طور پر مع فوائد فقیر نے اسی رسالہ کے ابتدا میں عرض کردیا ہے۔

◈◈◈◈◈
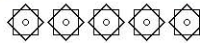
1۔مسنداحمدبن حنبل، مسندابی سعیدالخدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ،

2۔ صحیح البخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، رقم: ۶، ۶۲۳۲/ ۲۴۳۵، /صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب غِلَظِ تَحْرِیمِ قَتْلِ الإِنْسَانِ نَفْسَهُ الخ، رقم: ۱، ۳۱۹/ ۷۲

اختتامیہ

فقیر نے اختصاراً چند روایات اور ہدایات عرض کردی ہیں سمجھدار کے لئے بہت بڑا سامان ہے ، بے سمجھ نہ سمجھے تو وہ ہمارے بس سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ اکرم ﷺ کے طفیل بخشے۔ آمین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

۸ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ ، بروز منگل ۱۱ بجے صبح

ماخذومراجع

❁البحر الذخار المعروف بمسند البزار، مولف:إمام ابوبكرأحمدعمروبن عبدالخالق بزار،
(م:۲۹۲ھ)،ناشر:مكتبةالعلوم والحكم،الطبعةالأولى،۱۴۲۴ھ۔۲۰۰۴م

❁السنن الكبرى للبيهقي ؛ مولف: امام أبو بكر أحمد بن حسين بن على البيهقي،(م:۴۵۸ھ)،
ناشر: دار الكتب العلمية—بيروت،الطبعةالأولى،۱۴۲۴ھ۔۱۹م

❁القرآن لحكيم

❁المعجم الأوسط، مولف:إمام أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني،(م:۳۶۰ھ)،
ناشر:دارالفكر،بيروت،الطبعةالأولى،۱۴۲۰ھ۔۱۹۹۹م

❁المعجم الكبير، مولف:إمام أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني،(م:۳۶۰ھ)،
ناشر:دارالفكر،بيروت،الطبعةالأولى،۱۴۲۰ھ۔۱۹۹۹م

❁المقاصد الحسنة، شمس الدين، محمد بن عبدالرحمن، (ت:۹۰۲ھ)، محقق: محمدعثمان
الخشت،بيروت:دارالكتب الأولى، ۱۹۸۸ء

❁بہارِشریعت،صدر الشریعۃمفتی امجدعلی اعظمی،ناشرمکتبۃالمدینہ باب المدینہ کراچی

❁سنن ابن ماجه،مولف: إمام أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني،(م:۲۷۳ھ)،ناشر:دار الكتب
العلمية،بيروت،الطبعةالأولى، ۱۴۱۹ھ۔۱۹۹۸م

❁سنن أبي داود، مولف:إمام أبو داؤد سليمان بن الأشعث بن إسحاق السجستانی،
(م:۲۷۵ھ)،ناشر:دار الرسالةالعالمية،الطبعة:الأولى، ۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹م

❁سنن الترمذي، مولف: امام أبو عيسى محمد بن عيسى ترمذی،(م: ۲۷۹ھ)، ناشر: دار الكتب
العلميه،بيروت

❁سنن نسائی،مؤلف:امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعيب نسائی(م: ۳۰۳ھ) تحقيق،، حلب:
المطوعات الاسلامية.

❁صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان؛ مولف:إمام علاءالدین علی بن بلبان فارسی، (م:۷۳۹ھ)، ناشر:دارالکتب العلمیۃ،بیروت،الطبعۃ الأولی،۱۴۱۷ھ۔۱۹۹۶م

❁صحیح بخاری،مؤلف:امام محمدبن اسمعیل بخاری، (م:۲۵۶ھ)،ناشر:دار ابن کثیر، الیمامۃ -بیروت

❁صحیح مسلم؛مولف: إمام أبی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری،(م:۲۶۱ھ)، ناشر: دارالکتب العلمیۃ،بیروت

❁قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون أوعقوبۃ اھل الکبائر،مؤلف:فقیہہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃاللہ علیہ،مطبعۃ و مکتبۃ النصر،مصر

❁مدارج النبوت، مترجم :مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ،ناشر:شبیر برادرز،لاھور

❁مسند الإمام أحمد بن حنبل؛ مولف مولف :إمام احمد بن حنبل،(م ۲۴۱ھ)،ناشر: عالم الکتب لطباعۃ والنشر و التوزیع،الطبعۃ الأولی:۱۴۱۹ھ،۱۹۹۸م